

120 mm
0.52

بل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

لشہد احمد ہر آن چیز کہ خاطر میں آست
آخستہ آمد ز پس پر وہ وقت میر پدید

درین زمان برکت اقتراں رسالہ مختصرہ در فقا واسے سرکار شریف
کف العلماء آقا سید ابن حسن صاحب مجتہد دام ظلہ مستی بہ

الرأی السدید فی
مسائل الاجتهاد والتقليد

بہ اہتمام سید سند جہر مستند محمد المعروف بجناب چیدن صاحب
دار و غریب سرکار غریب تبار ملاز العلماء آقا سید ابوالحسن المعروف
بجناب سید نجمین صاحب قبلہ مجتہد العصر علی اللہ مقامہ

در مطبع تصویر عالم واقع ڈھیر پوری انعام طبع پوشید

معذرت

چونکہ جناب خاں معظم آقا سید محمد حسین صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ نے بنف زبان
معاندین اور باغض ہنس بعض اعز الی زبان کے ڈرسے مجھے قسم دی تھی کہ جب تک
ایسا ہی سخت وقت نہ پڑے سو وقت تک اجازہ اپنا ظاہر نہ کرنا اور یہ وصیت
یہ بھی دی تھی۔ ہے جیسی امام سن نے حضرت قاسم کو فرمائی تھی لہذا اسی طرح ٹکوی
عمل پیا پیسے یہ وجہ تھی کہ میں روز انتقال سے تا اندم اجازہ کو غنی کیا لیکن جبکہ
ہر طرف سے قدر و ذرت منقست کے شور بلند ہونے لگے اور میرے آئینہ
امور کے لیے سم قاتل ہوئے تو مجھ پر اب میں نے ظاہر کیا گو محض پاس خاطر
برادر عزیز القدر سید محمد عرفان غا سلمہ اللہ اس مقدمہ کو میں بہت کمزور
کر دیا بسبب پیش نہ کر نیکی لیکن اسباب سبب ہر علت کے مجھے ضرور ہوا کہ اس
اگر کام مال میں اس اجازہ سے نہ لے سکا برادر عزیز سلمہ اللہ کے خیال سے
تو آئینہ دیوانی میں اپنے وسائل کیون قطع کر دوں بمقابل اور حضرات کے
یہ ابانہ مجھ کو جناب خاں مرحوم نے تو جمع الاول سنہ ۱۲۸۱ کو دیالیزیری
مطلب کے اور وجہ سے بھی فرمائی کہ او یہ حکم دیا کہ اجازہ کو ظاہر نہ کر لیکن مسائل
اپنی مہر سے دستخط کرنا شروع کر دو چنانچہ ۱۶ رجب الاول کو جواب جیٹھی جناب
ساکن ہشتی گنج خویش نواب قاسم علی خان صاحب مرحوم ساکن منصور ٹکوی
مسائل لے سکے بڑے مامون کی خدمت میں تشریف لائے ایک مسئلہ

آقا کی خدمت میں پیش کیا اور ایک سچے عنایت فرمایا میں نے لیجے میں پانچ
 تو برے ماموں نے حکم دیا کہ تیرے کیوں نہیں بنے اٹھ کے پورے ماموں کو
 سلام کیا اور مسئلہ لے لیا جناب نواب صاحب نے جواب کے لیے دیر نہ کیا
 میں نے عرض کیا کہ میں شب کو دو گنا اور مصلحت یہ تھی کہ یہ مسئلہ بچلا تھا
 شب عید آجائے تو دون کا چنانچہ شرفیون شب کو معرفت باقر حسین صاحب
 ساکن سرے ممالیخان کے وہ مسئلہ میں نے نواب صاحب کی خدمت میں
 حاضر کر دیا اس روز سے مسائل آنے لگے اور اب تک آتے ہیں چنانچہ
 اس زمانہ میں ایک خط ہمارے سیمے پر غور شید حسن صاحب سب سیکر
 اور ایک خط نواب گنج سے اور ایک بڑی پور سے اور ایک حوہ سے اس
 مضمون کا بھی آیا ہے کہ ہم لوگ جناب مرحوم کے مقلد تھے اور اب آپ کی
 تقلید کی ہے اپنے مسائل عنایت فرمائیے۔ اس بنا پر بعض مسائل متعلق
 اجتہاد و تقلید کے طبع کیے گئے ہیں اور نام رسالہ کا ۱۲ دہری ۱۲۰۰ء
 فی مسائل الاجتہاد و التقلید رکھا گیا۔ خادم المطالبہ پیر محمد بنی محمد
 سب۔ تعریف اجتہاد کی کیا ہے۔ ج بعض کے نزدیک اجتہاد ایک نکتہ ہے
 جس کے سبب سے قلدت انسان کو اس متبیط حکم شرعی فرعی کی غلطی سے
 ہوتی ہے بالفیصل اور یا بقوت قریبہ اور علامہ حلی نے نہایت الاصول میں فرمایا
 کہ اجتہاد صرف تمام قوت و طاقت ہے طلب ظن حکم شرعی میں اس طرح

کہ بجز وہ مستحقِ نعمت بسببِ قلتِ تحقیق کے نہ ہو اور حاطی نے یہ تعریف کی جو کہ ہوتا
 صرت تمام قوتِ حقیت ہے تحصیلِ ظنِ حکمِ شرعی میں اور مثل اس کے علامہ نے
 تہذیب میں تعریف کی ہے ش ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی رائے مطابق
 للواقع ہے ایک کی غیر مطابق کون ماجر ہوگا حج دونوں کو اجر ملے گا مگر نہ
 یکساں بلکہ مصیب کو دواجر اور محطی کو ایک کٹائی الحدیث للخطی اجر للصبیح
 اجران۔ ش وہ کون پیر جن میں خیر اجتہاد موقوف ہے اور مجتہد کو ان کا حاصل
 ضروری ہے۔ ج وہ چند چیزیں ہیں اول علومِ عربیہ کو مثل لغت و صرف و نحو کے
 بقدر ضرورت جاننا چاہیے اسی طرح سے علمِ منطق اور علمِ تفسیر میں ان کا تفصیلی
 احکام پر کہ وہ ایک مقدار قلیل ہے کرنا چاہیے اسی طرح احادیث بھی البقیہ ہمسال
 و جہتہا سے تعلق رکھتے ہیں جاننا واجب ہے اسی طرح علمِ رجال بھی بقدر ضرورت
 جاننا چاہیے۔ بلکہ ان علوم میں سے جو قدر ضروری ہے انہیں سے مجتہد کو
 کل مضامین کا حفظ ہونا ضروری نہیں بلکہ اس قدر کافی ہے کہ وہ مراجعت سے
 کتب کی ان مضامین کو اخذ کر سکے یہ سب اہل ہر مجتہد کو بقدر ضروری جاننا واجب
 و اسلیم۔ ش شناختِ مجتہد کی کیا ہے اور وہ کس طرح پہچانا جاتا ہے آیا مجتہد کی
 شناخت کے بے شہادت عدل واحد کافی ہے یا شہادت عدلین لازم ہے
 بیوا تو جروا۔ ج۔ معرفتِ مجتہد کے چند طرق ہیں اول شہادتِ عدلین دوم
 شہادتِ عدل واحد کا صرح یا بعض لکن اقویٰ عدمِ ثبوت ہے مگر جبکہ تحصیل

علم بہ اجتہاد موجب عسر و حرج نہوتیسرے استیلام و استخبار اہل خبرہ سے
چوتھے شہرت اجتہاد اسکی اہل خبرہ میں یا نجوین تصدیق مجتہد جامع الشرائط کی
پچھٹے مطلق منطہ بھی کافی ہے اگر تحصیل علم وجہ انی یا شرعی موجب عسر و حرج ہو
واللہ اعلم بحقیقۃ الحالی ش۔ مجتہد پر اپنا ظاہر کرنا لوگوں پر لازم ہے یا نہیں اگر
لازم ہے تو کن صورتوں میں رجاع اعلام لازم نہیں ہے مگر تین صورتوں میں
ایک جبکہ امور نا معلوم اور مفتی حاکم شریع انہیں نہواور نہ جانتے ہوں
دوسرے اسوقت کہ جس شخص پر اعتماد ان لوگوں کو ہو وہ اسکی نظر میں لائق
فتویٰ نہوتیسرے جب علم اسکا ہو کہ منہ علیہ لوگوں کا انکے امور میں کافی
نہیں ہے واللہ اعلم ش۔ مراد تقلید سے اخذ کرنا مسائل کا ہے یا سئل کرنا
اور تقلید کیا چیز ہے رج تقلید لینا قول غیر کا واسطے عمل کے عام اس سے
کہ عمل کرے یا نہیں۔ ش تقلید و نیت تقلید بشرط صحت عمل ہی کیا اور ظہار
تقلید مجتہد سے لازم ہے یا نہ رج تقلید بشرط صحت عمل ہے اور اظہار تقلید
لازم نہیں ش جب کہ دو مجتہد فقہ میں سادہ ہوں اور ایک انہیں سے
اورع ہو تو تقلید کس کی کر سچ باد صفت مساوات کے فقہ میں
اورع کی تقلید بہتر ہے ش موجودگی دو مجتہد جبکہ جمیع
صفات میں برابر ہوں بتعیض تقلید یعنی ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی
ادھ دوسرے مسئلہ میں دوسرے مجتہد کی تقلید جائز ہے یا نہیں۔

اور غیر مجتہد کی کتب جن پر دستخط مجتہدین ہو عمل جائز ہے۔ اس تکلف قاصر
 تقلید کہ اصلاً وجوب تقلید کی جانب ملتفت نہیں ہوا یا وہ مقصر ہو تقلید میں
 آیا عمل اُسکے صحیح ہیں یا باطل۔ حج عمل صحیح ہے اگر موافق اس مجتہد کی رائے
 ہو جسکی تقلید کا ارادہ کیا ہے اور اگر مخالف ہو اور جسکی تقلید کا ارادہ نہیں ہے
 اُسکے موافق نہیں اگر وقت گزر گیا ہے تو قضاء لازم نہیں ہے اور اگر وقت
 نہیں گذرا تو اعادہ لازم ہے مگر یہ کہ جس مجتہد کی رائے کے موافق ہے اسی کی
 تقلید پر بنا کرے فلا قضاء علیہ ولا اعادہ۔ مثلاً اگر مقلد کسی خاص مسئلہ میں
 یا مسائل معینہ میں یقینی طور پر عمل کرتا رہا بعد اُس یقین کی نسبت شک
 عارض ہو یا اعتماد کرے بہ اعتقاد اس امر کے کہ یہ مجتہد ہے یا عادل ہے بعد
 نسبت اعتماد مذکور کے شک کرے یا باعتقاد مجتہد خاص اخذ مسائل کرتا رہے
 بعد کو مجتہد معین میں شک کرے یا بہ اعتقاد مجتہد خود اسکی کتاب سے اخذ مسائل
 کرتا رہے بعد نسبت کتاب کے شک واقع ہو ان سب صورتوں میں نسبت
 اعمال سابقہ کیا حکم ہے حج اقویٰ یہ ہے کہ اگر بعد الفراغ عن الاعمال شک
 ہوا ہے تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں ہر چند وقت باقی ہو اور اگر ان اعمال کی
 نسبت شک ہوا ہے جسے فارغ نہیں ہو تو علی الاقویٰ بعد اس شک عارض ہونیکے
 یقین سابق معتبر نہیں اور حکم اُسکا اُس شخص کا ہے جو بے تقلید ہے پس اُسکو
 چاہیے کہ دوبارہ تقلید کرے پس اگر شک موافقت و مخالفت رائے مجتہدین

اور قیاسی قیاس کو کیا کرنا لازم ہے۔ جس طرح اگر شک میں معاملات سابقہ میں ہے
 یا محبت یہ کہ جس طرح عبادات موقتہ میں اگر خلاف از وقت تک ہے
 قضا لازم نہیں اور اگر وقت میں ہو القوی اعادہ ہے جسکے علم مطابقت
 و مخالفت کا نسبت عمل کے معلوم نہ ہو تو کیا کرے اور عمل اسکا صحیح ہے
 یا نہیں۔ صحیح عمل اسکا اگر موافق و مطابق اس مجتہد کی رائے کے ہے
 جسکی تقلید جائز ہے اور اس شخص جاہل کی رجوع بھی اسکی طرف ہوگی
 تو صحیح ہے بخلاف عمل اقبال عبادات ہو یا معاملات اور اگر مخالفت رائے
 اعادہ لازم ہے وقت میں ہو یا بعد وقت اس تقلید مجتہد تجزی جائز ہے
 یا نہیں خصوص بحالت موجودگی مجتہد جامع شرائط و ائمہ و علم اور
 اور جو تقلید مجتہد تجزی کی کسی مسلمین کر چکا ہو تو رجوع جائز ہے صحیح
 تقلید جائز ہے اور رجوع بھی کر سکتا ہے واللہ اعلم اس اگر وکیل یا
 موکل یا وصی یا موصی مختلف الاجتہاد یا مختلف ہوں تقلید میں پس
 صورت عمل کیا ہے بینا تو جرواح بشرط صحت و کالت مباشرت
 عمل ہے پس اگر مباشرت وکیل پر حرام ہو جائز نہیں ہے وکالت
 اور جان مباشرت وکیل جائز ہو اگر قطع رکھتا ہو کہ موکل اسکے عمل کو
 صحیح نہیں جانتا تو مباشرت اس عمل کا نہوا اور اگر شک رکھتا ہو یا قطع
 حوائف میں تو چاہیے کہ اعتقاد تقلید یا اجتہاد پر اپنے کرے ہر طرح

اگر جانتا ہو کہ ہو کل تقلید یا اجتہاد نہیں رکھتا اس وقت بھی جائز ہے کہ وہ کیل
 اپنے لیے عمل کرے اور صورت شک میں نقص موافقت و مخالفت لازم نہیں
 لیکن وہی پس جن چیزوں میں بہت مشغول الذمہ نہیں ہے مثل کفن اور فن تعمیر
 عمل اپنی اڑتے پر کرے اور جن چیزوں میں ذمہ بہت مشغول ہے مانند غلہ
 و روزہ و حج و دین وغیرہ کے پس علی الاقوی حکم اسکا حکم وکیل کا ہے پس اگر
 وہی مسورہ کو لازم بخانے اور موافقی سورہ کو لازم جانتا تھا ایسی صورت میں
 استیجار صلوة بے سورہ کے نہیں ہو سکتا و لہذا والله اعلم مسیحی مجتہد کی حد تک
 بناء و شہرت کافی ہے اگرچہ نقید ظن مکلف نہ ہو جہن نوعی کافی ہے اگر
 صرف عوام میں شہرت نہ ہو اور ظن شخصی مکلف شرط نہیں ہے جس
 مجتہد یا پیش نماز کی عدالت ثابت ہو جائے اور پھر عدل واحد میں کما
 خلاف ظاہر کرے تو قول واحد معتبر ہے یا نہیں۔ بنیوا التوجروا ج قول اصل
 واحد کافی ہے بشرطیکہ زوج عدلین کی طرف موجب عسر و حرج ہو جس
 تھا تقلید بہت پر واجب ہے یا اختیاری یا حرام بنیواج نہ واجب ہی
 نہ حرام جائز ہے والله اعلم مسیحی۔ مجتہد تجزی یا جو قابلیت اجتہاد
 رکھتا ہو تقلید جو نہ ہو مجتہد کی جائز ہے یا نہیں ج اگر قابلیت اجتہاد
 کل یا بعض مسائل میں رکھتا ہو تو ان مسئلوں میں تقلید ناجائز ہے
 والله اعلم مسیحی جو شخص قابلیت اجتہاد کی رکھتا ہو اگر وہ تمام مسائل

تو درستی کا مجتہد کے اجازت کا محتاج ہے یا نہیں بنوا تو جو ا
 ج سے اگر حصول قوت استنباطیہ کا قطع ہو جائے تو اجازت کی حتماً
 نہیں ہے بلکہ خود اجتہاد کر سکتا ہے واللہ اعلم سنا اگر جواب مسئلہ میں
 کوئی مجتہد کہے کہ یہ قول ظالی قوت سے نہیں اور مثل اسکے آیا یہ
 فتویٰ اسکا ہو گا یا نہیں یا بنوا تو جو ا ج نہ جو لفظ مرتجع پر وہ دالالت کر
 دیتی فتویٰ ہے واللہ اعلم سنا مجتہدین ظہر الزنا نہ ہوا مشروط ہے
 یا نہیں نواب ولد النوا طر فی ہوا یک طرفہ اور طر فی ہوا یک طرفہ سے
 کیا مراد ہے اور ولد النوا اور ولد الحرام میں کیا فرق ہے
 ا ج مجتہد جامع الشرائط میں نہ ہوا ہے کہ ولد النوا نہ ہو
 طرفین سے یعنی پدر و مادر و نون زنا زادے نہ ہوں اور نہ ایک
 طرف سے یعنی پدر و مادر میں سے کوئی ایک زنا زادہ نہ ہو اور
 ولد الزنا اور ولد الحرام میں معنی کوئی فرق نہیں واللہ اعلم۔
 سنا اگر بادشاہ سنی یا شیعہ ہو لکن قوت اجتہاد وہ نہ رکھتا ہو
 بلکہ عادل بھی نہ ہو تو وہ فیصلہ کس طرح کرے گا ج۔ لازم ہے
 کہ کسی مجتہد کی طرف رجوع کرے خود فتوے نہیں دے سکتا
 سنا اگر وہ شخص کوئی معاملہ کر میں بعد معاملہ بحسب تعلیق
 اجتہاد و دونوں میں اختلاف ہو ایک کے نزدیک وہ معاملہ

حجة المنتظر عليه وعلى بآئس الصلوة والسلام وكفى في فضلهم
 ما نطق به القرآن من قوله تعالى انما يحشى الله من عباده
 العلماء وفي شرفهم ما ورد عن ساداتنا الاطياب العلماء وفتوة
 الانبياء ومن من الله على عباده بوجوده العالم العامل و
 البحر الذي ليس له ساحل ذو القرحة الوقادة والطبيعة
 التقادة قطب دائرة الكمال وشمس فلك الاجلال فتحة العالم
 الاعلام وسليل الجهد بين الفخام جامع المعقول والمنقول حاوي
 الشروح ولا اصول الجهد الكامل والفقيه العادل مهجة قلبي و
 نورة فؤادي وقرعة عيني ونور حدقتي وفلقة كبدي وروح
 جسدي ووصي وخليفتي بعدي ولدي وابن اخي الموقلوي
 السيد ابن حسن صانه الله عن مكاتد الزمن فانه سلمه
 الله قد قراء على شطراصالحا من الفنون الحكمية والعلوم العقلية
 والنقلية قراءة تعمق وتدقيق وتفكر وتحقيق والفتية بحمد الله
 فائز ايها الفخر من المراتب السامية والمطالب العالية والملك
 الاستنباطية الاجتهادية حمدت الله على ذلك وبعد الاطمينان
 بكمال استعدادي والوثوق بقابلتي وحسن ارشاده اجبت ان
 اكتب له اجازة وافية ورخصة شافية فانه اهل للاجازة وحقيق

بما قد فازه فاجزته ان يروي عنى ما سأغلى روايته والضمحلى
 درايته من كتب الاخبار كالكاظمى والفقيه والتهذيب والاستبصار
 والوافى والوسائل وبجارك الانوار عن شيخى والذى ملاك العلماء
 عن والده سلطان العلماء عن والده استاذ الكل فى الكل
 ذى الفضل لعلى مولانا السيد لداى على طاب ثراه عن
 مشايخه عن اهل البيت باسانيدهم المذكورة فى اجازاتهم
 وعن شيخنا واستاذنا الشيخ زين العابدين الماسند رافى عن
 مشايخه آوصيه او لا بملازمة الورع والتقوى والاغتصام
 بعبادة الحق والنوح والبقاء على الحسين الشهيد بكربلا
 والكذب فى نشر فضائله ومصائبه وان لاه معاندا لاثروا الله
 يعصم عن الناس جميعا فانى ما اسرقت الى المراتب العالية
 والمنازل الرفيعة السامية الانصرة الحسين واهل بيته و
 ثانيا بالاحتياط فى طريق الاجتهاد سيما حال الاستنباط وثالثا
 بصلح الدعاء فى الخلوات كما لا انساه انشاء الله -

سيد بنده حسين
 سيد محمد حسين بن ملك

حوره خادم الشريعة الطيبة السيد
 محمد حسين بقلمه

وكان ذلك فى التاسع من ربيع الاول سنة ١٣٢٥هـ

مختصر فہرست

مختصر کتاب مہربانی سید محمد ہارون صاحب مولوی
فاضل دیوبند نزل الملائک فی فضلہ اذ دہم۔ ۱۔

معہ ان الرضا شرح بہت نہ ملا کاشی علیہ الرحمہ
فارسی نہایت شرح و بسط سے مع حل معانی کے
تجزیہ کیا ہے۔ قیمت - ۶۔

صراط النجاة ترجمہ حدیث اعرابی اردو۔ ۸۔
تحفہ جو او میہ اس کتاب میں اصول دین و فروع
دین اعلیٰ ہوا وہ دیکھو دیگر دعویہ موجود ہیں اس کے
بالا بی غیر مش تحفہ ۶ حدیث کتب تیسری مرتبہ

عربی جو بی سہ اور توثیق اکثر محدثین نے فرمائی ہے
سفید کنہ تختی کلان خط واضح حجم ۲۴ جز - ۹
بناء الاسلام مصنفہ بحر العلوم مولانا سید محمد
عرفان جناب سید علین صاحب مجتہد العصر اعلیٰ

مقامہ یہ کتاب مصائب سید السقا اردو میں
تصحیح الاعمال (اردو) اس میں کل ضروریات
مذہب فقہ اشاعری مثل اصول دین و فروع دین
دیگر مسائل ضروری کے بقدر حاجت موجود ہیں

اور جناب قبلہ و کتبہ مولانا سید محمد یاقر صاحب دام
علیہم السلام نے توثیق فرمائی ہے قیمت - ۴۔

۱۔ مالک و تہذیب مصنفہ اقا سید بن حسن صاحب قبلہ
مختصر السمر دام ظلہ و سالک الرای السدید فی
مکتبہ الاجتہاد و التقایہ مصنفہ جناب موصوف

۲۔ کاکٹ کے آنے پر روانہ ہو گئی
جناب السراج حسین صاحب سید الشہداء علیہ التعمید و التثانیہ
نہ زبان اردو ۱۰۰۰ تین تین میں اور پھر جس میں تصانیف
اور مسائل لطیفہ پر موجود ہیں حکمی تثنیٰ ہی حضرت

محبوبین لکھنے فرمائی ہے قیمت ۶۔
۳۔ اصحاب الجہنم نہ زبان اردو ۱۰۰۰ مسائل نہ زبان
مجموعہ مصلوۃ و قوامہ قرأت و تہذیب سید رشید دین ہلال
دیگرہ و جواز تقریرہ رازی مصنفہ جناب سیرکن فاضل اعلیٰ نقاد

۴۔ جہان بحر العلوم مولانا سید علین صاحب مغفور قیمت ۳۔
۵۔ فتویٰ معراج المضامین و معجزات چارہ
مجموعہ میں مع تاریخ ولادت و شہادت مصنفہ جناب
سید اسماعیل حید علیہ المیزان قیمت - ۵۔

۶۔ شہید اسلام و حالات امام حسین دہلی بیت
علیہم السلام من ابتدا ولادت تا ابھی الملبیت سنہ
۱۰۰۰

۱۰۰۰ شہید سید محمد عرفان و ابو محمد جناب ملک قصور عالم پریس لکھنؤ ڈیوٹی پریس

غلط نامہ الہامی السدید		صفحہ	سطر
صحیح	غلط		
فدیت ومنقست	فدیت منقست	۳	۶
طبرے	طبرے	۴	۲
نہوہ	نہوہ	۵	۵
اسقدر	القدر	۶	۹
کتنے نفر	کتنے نفر	۷	۸
معتبر	معتبر	۸	۸
بولن	اذن	۹	۱۶
حرج	جرج	۱۰	۱۲
پر	پر در	۱۱	۵
دونوں سے کہنے زمانہ کی ہو اور قطعاً کہہ نہ سکتا	دونوں زمانہ سے کہوں	۱۲	۱۰
ایک سو زنا واقع ہوئی ہو خلاصہ یہ کہ اگر طوطی یا کبوتر یا چغندر سے یہ واقع نہیں ہوئی تو زنا زائدہ طریقین ہے اور اگر ایک جانب سے طوطی یا شہد اور دوسرے طرف سے زنا واقع ہوئی تو ایک طرف سے زنا زائدہ ہے	کوئی ایک زنا زائدہ نہ ہو	۱۳	۱۱
فرق ہے ہر ولد الزنا دلہ الحرم ہے اور ہر ولد الحرم ولد الزنا نہیں ہے	کوئی فرق نہیں	۱۴	۱۲
دامت	دمت	۱۵	۱۲
احیت	احیت	۱۶	۱۴

